اہل ـــــ نااہل نمائندہ

شاہ صاحب کو ایک جلسے سے خطاب کرنا تھا۔
یہ حضرت شاہ ولی اللہ کے فرزند دلبند حضرت شاہ عبدالعزیز تھے۔ ۱۷۴۶ء میں پیدا ہوئے ۱۸۲۴ء میں انتقال کیا۔ تحفہ اثنا عشریہ ان کی مشہور کتاب، قرآن و حدیث کی روشنی میں روافض کی گمراہیوں کا ایک ایک کر کے جواب دیا گیا ہے۔

شاہ عبدالعزیز جلسہ گاہ پہنچے تو دیکھا کہ وہاں تو بڑا مجمع لگا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ وہ اپنے بعض بندوں کو ایسی عزت اور ایسی شہرت عطا فرماتا ہے کہ لوگ ان کا نام سن کر کھچے چلے آتے ہیں۔ قصص الاکابر میں لکھا ہے کہ مجمع میں جو لوگ تھے سو تھے۔ اگلی صفوں میں ایک انگریز بھی بیٹھا ہوا تھا۔ جلسے کے منتظمین نے پوچھ گچھ کی تو معلوم ہوا کہ یہ تو صاحب عالیشان کمشنر بہادر ہے۔

اس زمانے کے انگریز اردو فارسی سے خوب واقف ہوتے تھے۔ ایک تو انہیں شوق بھی تھا دوسرے گورنر جنرل کی ہدایت بھی دی تھی کہ مسلمانوں کی محفلوں اور تقریبوں میں شرکت کرو۔ شاہ صاحب کی شہرت تو دور دور پھیلی ہوئی تھی انگریز بھی ان سے واقف تھے۔ اس لئے وہ کمشنر یا ریذیڈنٹ خاص طور پر شاہ صاحب کو سننے آیا تھا۔ وعظ ختم ہوا لوگوں نے بڑی عقیدت اور بڑے احترام سے شاہ صاحب کے ارشادات کا ایک ایک لفظ سنا۔ تھوڑی دیر میں عوام تو چھٹ گئے چند خاص خاص لوگ رہ گئے تو وہ کمشنر اپنی جگہ کھڑا ہو گیا۔ بولا مجھے کچھ پوچھنا ہے؟ لوگ حیرت سے اسے دیکھتے رہے اور شاہ صاحب نے اجازت دے دی۔ اس نے کہا۔ یہ سوال میں شاہ صاحب سے نہیں حاضرین سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ لوگوں کو اور بھی تعجب ہوا۔ بہر حال ریذیڈنٹ سے کہا گیا کہ تم سوال پوچھ سکتے ہو! اس نے کہا حضرات یہ بتائیے کہ آپ لوگوں سے حکومت کیوں چھن گئی؟ غیر قوم کا آدمی اور وہ بھی ایسا جو اس وقت ہمارا حاکم تھا یہ سوال پوچھ رہا تھا ظالم نے کانٹے کا سوال پوچھا تھا۔ مختلف لوگوں نے اپنے اپنے خیال کے مطابق اس کا جواب دیا۔ ریذیڈنٹ نے کہا۔ یہ سب باتیں اپنی جگہ درست ہوں گی لیکن اس کی ایک اور بڑی وجہ بھی ہے۔

قرآن حکیم کے سورہ محمد میں ایک اشارہ اس بات کی طرف کیا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے کہ

وان تتولو یستبدل قوماغیرکم ثم لا یکونو امثالکم
اگر تم (اللہ کے حکم کے) خلاف کرنے لگو گے تو (اللہ) تمہاری جگہ (سلطنت کے لئے) دوسرے لوگوں کو لا بٹھائے گا۔

اسپین میں مسلمانوں کی حکومت کوئی سات سو سال رہی۔ یہی حال ہندوستان میں تھا کہ سات آٹھ سو برس تک یہاں بھی ہم حکمران رہے لیکن جب رنگیلوں اور پیاؤں کے ہاتھوں میں کاروبار حکومت آ گیا جو مرد ہو کر سال میں دو دو بار اپنی زچگی کا ڈھونگ رچایا کرتے تھے اور چالیس چالیس دن بستر پر لیٹ کر زچہ بنے رہتے تھے تو پھر بھی سلطنت باقی رہتی یہ ناممکن تھا۔ ریذیڈنٹ نے قرآن حکیم کے اسی ارشاد کو دوسرے الفاظ میں بیان کیا بولا: میری

رائے میں تو سلطنت نکل جانے کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ جو سلطنت کے اہل تھے یعنی جیسے شاہ عبدالعزیز صاحب انہوں نے تو گوشہ نشینی اختیار کی اور دنیا پر لات ماری۔ جو اس کے لائق نہ تھے ان کے ہاتھوں میں حکومت آئی تو انہوں نے اسے برباد کردیا۔ اس لیے کہ یہ کم ظرف، کم علم اور کمزور لوگ تھے۔ لوٹ کھسوٹ میں پڑ گئے۔ پینے پلانے میں لگ گئے۔ انہوں نے اہل علم اور اہل نظر اور اہل ہنر کو بے عزت کیا۔ یہ بات غلط نہیں کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ ہمارے ملک کی پچاس سالہ سیاسی زندگی کا خلاصہ بھی یہی ہے کہ قائد اعظم کی آنکھ بند ہوئی تو بد کردار اقتدار کے بھوکے اتنا بھی انتظار نہ کرسکے کہ لیاقت علی خاں حکومت کا کوئی نقشہ جمادیتے۔ غلام محمد، اسکندر مرزا، ایوب اور بھٹو جیسے جاہ پسندوں نے گولی کے زور پر حکومت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے لی۔ قدرت نے انہیں انہی کے گرگوں کے ہاتھوں اقتدار سے محروم کیا۔ یکے بعد دیگرے شرابی، عیاش، بدکار، لٹیرے برسراقتدار آتے رہے۔ نتیجہ یہ کہ ملک دو ٹکڑے ہوگیا۔ سیاست وڈیروں اور جاگیرداروں کے گھر کی لونڈی بن گئی۔ چہرے بدل بدل کر سیاستدان ہر اس شخص کے ساتھ ہوگئے۔ جو برسراقتدار آگیا۔ بڑے بڑے قانون دان اور سیاستدان اور نام نہاد علماء اپنی اپنی پارٹیاں چھوڑ کر بس ایک ہی فکر میں لگے رہے کہ کسی طرح قلمدان وزارت ہاتھ آئے یا کوئی اور کرسی، تاکہ حرام کی دولت کے مالک بن سکیں۔ فوجی آمروں نے سیاست دانوں کو گھیرنے کا ایک نیا گر نکالا۔ بظاہر ان پر پابندی لیکن ان کی بیویاں، بیٹیاں، بہوویں حکومت کی کار کن، کوئی وزیر، کوئی مشیر، کوئی سفیر دس پندرہ خاندانوں کی عورتیں، مرد موقع موقع سے کبھی کھلے عام، کبھی چور دروازے سے مناصب پر فائز رہتے ہیں۔ لطف کی بات یہ کہ سوشلزم اور کمیونزم کی بات ہو تو بساط سیاست پر وہی مہرے نظر آتے ہیں۔ اسلام اور ایمان کی بات ہو تب بھی بازی انہی کی جمتی ہے۔ یہی صورت حال دیکھ کر حافظ تڑپ اٹھا تھا۔

این چہ شوریست کہ در دورِ قمر می بینم

طوق زریں ہمہ در گردنِ خرمی بینم

شرفاء اور پڑھے لکھے لوگوں نے عافیت اسی میں سمجھی کہ گھر بیٹھے رہیں۔ انگریز ریذیڈنٹ نے اپنے دور میں بھی ان گرگوں کو دیکھا تھا اس لئے سب کے منہ پر طنز کر گیا۔

اپنے عطیات اور زکواۃ و صدقات مدرسہ معمورہ ملتان

کو عنایت فرمائیں مدرسہ میں رہائش پذیر طلباء کے اخراجات اور نئی درسگاہوں اور رہائشی کمروں کی تعمیر کے لئے اہل خیر حضرات فوراً توجہ فرمائیں

ترسیلِ زر کا پتہ

بذریعہ منی آرڈر:۔ سید عطاء المحسن بخاری۔ دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان فون: 511961.

بذریعہ بنک:۔ اکاؤنٹ نمبر 29932، حبیب بنک حسین آگاہی ملتان